بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | یکم صفر سنہ ۱۳۹۴ھ ۲۴ر تبلیغ ۱۳۵۳ ہش ۲۴ر فروری سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۴۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا

اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بناء پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اس کی کنہ تک نہیں پہنچتیں وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہیں۔ پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے تب وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دور ہو کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو ان نئی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس کی آواز سنتا ہے اور اس کی نور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے تب مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے اور انسان اپنے خدا کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندا چولا اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے اور ایک نور کا پیراہن لیتا ہے اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے بلکہ اسی جگہ اور اسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنت کی نعمتوں کو پا لیتا ہے۔"

(لیکچر لاہور ص۲۰، ۲۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۳ تبلیغ۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ چونکہ مطلع ابر آلود تھا اور صبح سے وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی رہی تھی اس لئے حضور نے نماز جمعہ کے ساتھ ہی نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جماعتِ احمدیہ پر اس کے جو بے شمار فضل نازل ہو رہے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو قلبی بشاشت کے ساتھ خدا کی راہ میں غیر معمولی طور پر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے چنانچہ اس کی تازہ مثال یہ ہے کہ جلسہ سالانہ پر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ پر مشتمل جو اڑھائی کروڑ روپیہ کی تحریک کی گئی تھی اس میں اس وقت تک کے وعدے چار کروڑ تیئیس لاکھ تک پہنچ چکے ہیں جبکہ ابھی بہت سے وعدے جو میرے پاس پہنچ چکے ہیں دفتر نے شمار نہیں کئے اگر انہیں بھی ملا لیا جائے تو یہ وعدے چار کروڑ تیئیس لاکھ سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں، حالانکہ ابھی وعدوں کی میعاد میں کافی وقت ہے اور بہت سی جماعتوں کے وعدے ابھی آنے باقی ہیں۔

حضور نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی پر فضل نازل کرتا ہے تو اس سے ڈرنے والی نگاہ آزمائش اور امتحان کا پہلو بھی دیکھتی ہے کیونکہ ناشکری کرنے کا خوف بھی دامنگیر ہوتا ہے جس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

آخر میں حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں اور ادائیگی کے سلسلے میں بعض ضروری امور کی وضاحت فرمائی اور احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ اخلاص نیت کے ساتھ اپنے اپنے حالات کے مطابق وعدے کریں اور ان کی جلد ادائیگی کی کوشش کریں۔

محترمہ امۃ العزیز عائشہ صاحبہ سابق ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول گذشتہ دنوں واہ کینٹ میں بہت بیمار رہی ہیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے اور آپ ہسپتال سے گھر واپس آ گئی ہیں۔ احباب جماعت سے آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ماہ تبلیغ ۱۳۵۳ھ

اتحاد کا اسلامی تصوّر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اپنا یہ احسان یاد دلا کر کہ اُس نے انہیں اسلام کے رشتہ میں منسلک کرکے آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے ان کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اِس احسان کی دل سے قدر کرتے ہوئے تشتت و افتراق کو اپنے درمیان راہ نہ پانے دیں اور باہم متحد رہیں جیسا کہ فرمایا:-

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (آلِ عمران آیت ۱۰۴)

اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اُس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اُس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا یہ احسان یاد دلا کر کہ اس نے انہیں آپس میں بھائی بھائی بنا کر تباہی سے بچایا ہے باہم متحد رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ قیامِ اخوت کے بعد اتحاد کی اہمیت پر اِسی لئے زور دیا کہ بسا اوقات بھائیوں میں اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے اور تجربہ بتاتا ہے کہ اختلاف بعض اوقات شدت اختیار کرکے دشمنی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ البتہ ایک حد تک فطری اختلاف چنداں مضر نہیں ہوتا بلکہ ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوع کے اختلاف کو رحمت قرار دیا ہے جیسا کہ آپؐ کے ارشاد اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ سے ظاہر ہے۔ اس لئے بھائی بھائی بننے کے بعد اختلاف کو شدت اور اسکے بُرے اثرات سے بچانے کے لئے پراگندگی سے دامن بچانے اور باہم متحد رہنے کا حکم دیا۔ سو گویا محض بھائی بھائی بننا کافی نہیں ہے بلکہ قدرتی طور پر اگر آپس میں اختلاف پیدا ہو جو بھائیوں میں بھی پیدا ہو جایا کرتا ہے تو ایسی صورت میں ضروری ہے کہ اُس اختلاف کو باہمی اتحاد پر اثر انداز نہ ہونے دیا جائے۔ ایک حد تک اختلاف ہوتے ہوئے بھی اتحاد کی بنیاد کو کمزور نہ ہونے دیں اور اتحاد کو بہر صورت برقرار رکھنا ضروری ہے۔

اتحاد کے اِس اسلامی تصور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى (بخاری کتاب الادب)

تو مومنوں کو ایک دوسرے سے رحم اور محبت اور مہربانی میں ایسا ہی دیکھے گا جیسا کہ جسم انسانی میں اس کے مختلف اعضاء ہوتے ہیں۔ جب ایک عضو کو کوئی تکلیف پہنچے تو سارے اعضاء بخار اور بیداری کی حالت میں اس تکلیف میں شریک ہوتے ہیں۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں پائے جانے والے اتحاد کو جسم انسانی اور اُس کے مختلف اعضاء سے تشبیہ دے کر اس کی اصل کیفیت کو نہایت ہی لطیف پیرایہ میں واضح فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ہیئتِ اجتماعی بعض امور میں باہمی اختلاف کی گنجائش کے باوجود اُس اختلاف سے متأثر نہیں ہوا کرتی کیونکہ ان کی مثال جسم انسانی کے مختلف اعضاء کی طرح ہے ان میں سے علی الخصوص دل اور دماغ کی سوچ اور فیصلوں میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اس اختلاف کی گنجائش کے باوجود اگر ایک عضو میں درد ہو تو اُس درد کی کسک سارا جسم محسوس کرتا ہے کوئی ایک عضو بھی ایسا نہیں ہوتا جو اُس سے متأثر نہ ہو۔ ہر عضو اُس بیمار عضو کی بے چینی اور تکلیف میں اسی طرح حصہ لیتا ہے جیسے خود اُس کے اندر درد اٹھ رہا ہو۔ یہ ہے اتحاد کا وہ تصور جسے اسلام نے اپنی طرف منسوب ہونیوالوں کے سامنے پیش کیا ہے اور ان کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اتحاد کے اِس اسلامی تصور پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے باہم اس طرح متحد رہیں جس طرح ایک دیوار کی لاتعداد اینٹیں باہم مربوط ہوتی ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْمُؤْمِنُ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا یعنی مسلمانوں کی ہیئتِ اجتماعی کی مثال دیوار کی سی ہے جس کی ہر اینٹ دوسری اینٹ سے سہارا پاتی اور اسے سہارا دیتی ہے۔

اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس آجکل لاہور میں ہو رہی ہے۔ اتحاد کا یہ اسلامی تصور ہی اس کے انعقاد کا موجب ہوا ہے۔ اس تاریخی کانفرنس کی بنیادی اہمیت و افادیت ہی یہ ہے کہ اس کا انعقاد اِس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ اسلامی دنیا ایک جسم کے مانند ہے۔ اس کے ایک حصہ کو اگر کسی جہت سے کوئی گزند پہنچتا ہے تو پوری اسلامی دنیا اس سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اب جو قوم بھی اس کے ایک حصہ کو گزند پہنچاتی ہے وہ پوری اسلامی دنیا کو گزند پہنچانے کی مرتکب ہوتی ہے اور اُس ایک حصہ ہی کا نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کا یہ فرض ہے کہ وہ متحد ہو کر اس کا سدّباب کرے۔ اسی لئے فلسطین کا مسئلہ صرف اہلِ فلسطین کا نہیں یا صرف عرب ممالک کا نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کا مسئلہ ہے۔ اسی طرح عرب ملکوں کے خلاف اسرائیل کی جارحیت صرف عرب ملکوں کے خلاف نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کے خلاف جارحیت ہے۔ الغرض جس اسلامی ملک کی سالمیت کے لئے بھی خطرہ پیدا ہوتا ہے وہ اسلامی دنیا کی سالمیت کے لئے خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس خطرہ کو دور کرنے کی تدبیر کرنا صرف اُس ایک ملک کی نہیں بلکہ تمام اسلامی ملکوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اتحاد کے اِس اسلامی تصور کو پوری جامعیت کے ساتھ عملی جامہ پہنانا اور اسے راسخ سے راسخ تر کرنا اس تاریخی کانفرنس کا اصل مقصد ہے۔ بتائید و توفیقِ الٰہی اتنے وسیع پیمانہ پر اس کا انعقاد امید دلاتا ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ کانفرنس اس اہم اور عظیم الشان مقصد میں کامیاب رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضلِ خاص کے ماتحت اس کے انعقاد کو بابرکت بنائے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے حق میں اس کے اہم اور عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے تا مسلمانوں کو دنیا میں سربلندی و سرفرازی اور سرخروئی نصیب ہوتی چلی جائے۔ اے خدا! اے رحیم اور مشکل کُشا تو ایسا ہی کر۔

اتحاد میں رخنہ ڈالنے والی برائیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسلمانوں کے مابین اتحاد کی اہمیت پر زور دیا ہے وہاں اُن برائیوں کی بھی نشاندہی فرمائی ہے جن سے اتحاد میں رخنہ پڑتا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔ (بخاری کتاب الادب)

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو، اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق رکھے۔

اس سے ظاہر ہے کہ بغض، حسد، بے رخی اور قطع تعلقی وہ خطرناک برائیاں ہیں جن سے اتحاد میں رخنہ پڑتا ہے۔ مسلمانوں کیلئے ان سے اجتناب ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی صحیح قدر دانی

محترم جناب وکیل المال صاحب اول تحریک جدید

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں کسی نعمت کی قدردانی کا یہ معیار بیان فرمایا ہے:۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

یعنی اگر تم شکر گذار بندے بنکر نعماء آسمانی کی قدر کروگے تو اللہ تعالیٰ کے مزید فضل وکرم کے وارث ہوگے

تحریک جدید کے اجراء کے چند سال بعد ہی یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ یہ آسمانی تحریک صرف جماعت احمدیہ کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ایک آسمانی نعمت ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان متضرعانہ دعاؤں کا جواب ہے جس کا اظہار آپ کے اعمال واقوال نظم و نثر تحریر وتقریر غرض ہر جہت سے ہوتا رہا۔ مثال کے طور پر آپ نے کس درد سے فرمایا۔

"یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

وہ سچے وعدوں والا خدا جس نے اسلام کی حفاظت کا وعدہ ان الفاظ میں فرمایا ہوا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

اس خدائے قادر توانا نے اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کی حفاظت اور اس کی عالمگیر اشاعت کا انتظام سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے فرمایا۔ اور پھر اس مقدس کام کو بام عروج پر پہنچانے کے لئے آپ کو ایک عظیم الشان ہمہ صفت موصوف فرزند دلبند گرامی ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عطا فرمایا۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں جب کہ متعدد غلطی خوردہ دنیوی طاقتیں اللہ تعالیٰ کے لگائے ہوئے پودے کو بزعم خود جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا تہیہ کرچکی تھیں تو ان کے ارادوں کو خاک میں ملانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک آسمانی تحریک حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پر "تحریک جدید" کے نام سے القاء فرمائی جس کے متعلق اپنے اور بیگانے سب ہی شاہد ہیں کہ اس الٰہی تحریک نے چند سالوں کے عرصہ میں ہی نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرونی ملکوں میں بھی اسلام کے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کردیا۔ ملک ملک میں اسلام کی اشاعت کے لئے مضبوط قلعے قائم کردئے گئے۔ گوشے گوشے میں جاں نثار مبلغین بھجوائے گئے جن کے ہاتھوں میں قرآن مجید جیسا عظیم الشان اور دلوں کو فتح کرنے والا ہتھیار دیا گیا۔ قریہ قریہ میں کلمہ طیبہ اور تکبیر کی آوازیں بلند کرنے کے لئے مساجد کے قیام کا اہتمام ہوا۔ اسلام کے نور سے منور کرنے کے لئے شرق وغرب میں تعلیمی ادارے، لائبریریاں اور انسانیت کی خدمت کے لئے ہسپتالوں کے قیام کا انتظام ہوا۔ چنانچہ آج اپنے اور بیگانے معترف ہیں کہ تحریک جدید ہر جہت سے بے مثال خدمات بجا لا رہی ہے۔ اس ضمن میں پہلے اپنے ہی بزرگوں اور دوستوں کی آراء پیش کرتا ہوں۔

تحریک جدید کی برکات

خود بانی تحریک جدید کے الفاظ میں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں ہر جگہ اسلام احمدی مبلغین سے تقویت پارہا ہے۔"

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی شکل میں عظیم یادگار چھوڑی ہے ۔۔۔۔ اس مرد اولوالعزم نے اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ کام شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بڑی برکت ڈالی۔" (الفضل ۶۹-۱)

۳۔ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں

"تحریک جدید ایک بڑا اہم شعبہ ہے جس کے ذریعہ سے بیرونی ملکوں میں اسلام کی تبلیغ ہوتی ہے اور اسی ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی ساکھ دنیا میں بڑھ رہی ہے۔"

۴۔ مجلس شوریٰ ۱۹۶۳ء کے بعض نمائندگان کی نظر میں۔

(i) جہاں بھی تحریک جدید کے کام ہم نے غیروں کے سامنے پیش کئے ہیں ان کا نقطۂ نظر بہت تبدیل ہوا ہے۔

(محترم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے ضلع لائلپور)

(ii) "تحریک جدید کا اگرچہ زیادہ تر کام بیرونی جماعتوں میں تبلیغ کا ہے۔ لیکن یہاں پر بھی ملت کے عامہ کو ہموار کرنے میں اس کا بہت سا حصہ ہے"

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب نمائندہ کراچی)

(iii) جناب والا تحریک جدید کا کام اچھا، اس کا نام اچھا اور اس سے فائدہ اٹھانے والوں کا مقام بھی اچھا ہے۔ ہماری جماعت میں تحریک جدید کا بڑا چرچا ہے اور ہم اس سے اپنے آپ کو بھی خوش رکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی خوش کرنے کے لئے ہم تحریک جدید کے کارنامے پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس پوزیشن کو قائم رکھنا اور بڑھانا بڑی ذمہ داری کا تقاضا ہے۔

مکرم ملک کرم الٰہی صاحب نمائندہ کوئٹہ)

اب تحریک جدید کے متعلق چند آراء بیگانوں کی بھی ملاحظہ فرمائیے۔

اَلْفَضْلُ مَا شَہِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ

(۱) "یہ ایک نہایت تلخ اور نہایت المناک حقیقت ہے کہ ۔۔۔۔۔ مسلمانان عالم کے دماغ سے تبلیغ اور اشاعت اسلام کا خیال بالکل نکل چکا ہے ۔۔۔۔۔ آج بلاد مغرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں احمدی حضرات قابض ہیں"

(مدیر رسالہ ندائے حق اشاعت جولائی و اگست ۱۹۵۹ء)

(۲) "افریقہ کو فتح کرنے کے لئے قرآن ہاتھ میں لے کر ربوہ ضلع جھنگ سے جانباز نکلے ہیں"۔

(اکالی پترکا جالندھر ۲۰؍۲)

(۳) "برما اور تھائی لینڈ دونوں ممالک کا سرکاری مذہب بدھ مت ہے لیکن عیسائیت فروغ پر ہے اسلامی تبلیغ منظم طور پر کہیں نظر نہ آئی۔ البتہ قادیانی مشن حسب معمول ان ہر دو ممالک میں بھی محنت وجانفشانی سے کام کر رہے ہیں" (ڈاکٹر محمود صاحب بہاری)

(بحوالہ اخبار جہاں ۲۳)

ان تبلیغی اور حقیقت انگیز آراء سے ظاہر ہے کہ "تحریک جدید" ایک آسمانی نعمت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پکار کا خدائی جواب ہے۔ یہ تحریک ہم پر ایک احسان الٰہی ہے۔ ایک ایسا پودا ہے جس کو الٰہی ہاتھوں نے لگایا اس کی خود حفاظت فرمائی۔ ہر آڑے وقت میں اس کو اپنی تائید ونصرت سے نوازا۔ اس کی شاخوں کو اتنی نشوونما بخشی کہ وہ شمالاً جنوباً اور شرقاً غرباً پھیل کر اقوام عالم کے لئے روحانی تسکین اور راحت کا موجب بنی ہوئی ہیں۔ اس باغ کی سرسبزی اور شادابی ہمارے محبوب امام المصلح الموعودؓ کے خون پسینہ کی مرہون منت ہے جنہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور اپنے خون کا ایک ایک قطرہ اس گلشن احمد کے لئے قربان کیا۔ آپ کی مقدس آواز پر آپکی مخاطب جماعت کے ایک مخلص حصے نے آپ کی اتباع میں اس گلشن کی شادابی کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کیا اپنے بہترین مال اور عزیز ترین اولاد کی قربانیاں پیش کیں گویا ان کا ایمان افروز عمل لَئِنْ شَکَرْتُمْ کی عملی تفسیر تھی "تحریک جدید" کی قدردانی کے طور پر انہوں نے بے مثال قربانیاں دے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو اتنا کھینچا کہ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کا وعدہ پورا ہوا اور تحریک جدید کا مقدس کام یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی اشاعت کی مہم ایک سیل رواں کی طرح ہر طرف بڑھتی اور کامیاب ہوتی رہی۔

اب جب کہ یہ نعمت ہمارے سپرد ہوئی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم صحیح معنوں میں اس کی قدردانی کر رہے ہیں یہ وہ سوال ہے جو آجکل ہر ایک احمدی کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ اپنے دماغ میں مستحضر رکھنا چاہیئے اور اگر اس سلسلہ میں ذرا سی بھی کمزوری نظر آئے تو اس کا فوری تدارک کرتے ہوئے پورے اخلاص اور جوش کے ساتھ اس کی صحیح قدردانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ویسا ہی ایمانی افروز مظاہرہ جو اولین مخاطبین نے پیش کیا ان سے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ طلب کیا گیا۔ مگر انہوں نے ایک لاکھ روپیہ کے قریب اپنے امام کے حضور پیش کر دیا یہ ظاہر ہے کہ کسی چیز کے لئے ہمارے دل میں جتنی قدر و منزلت ہوگی اسی قدر ہم اس کی خاطر جان و مال کی قربانیاں پیش کریں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

پس "تحریک جدید" کی خاطر قربانی کرتے وقت اصل مقصود اگر یہ ہو کہ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے تو اس کی خاطر دی گئی قربانی قابل قبول اور رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہو سکتی ہے جو خلوص دل کے ساتھ پوری ہمت اور استطاعت کے ساتھ پیش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ ہر شخص کی استطاعت سے بخوبی واقف ہے اس لئے تحریک جدید کے بانی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی قربانی کا معیار ہر انسان کے دل، خلوص اور استطاعت پر چھوڑا ہے اور ہر احمدی کو مکلف فرمایا ہے کہ وہ حیثیت کے مطابق اس میدان میں قربانی پیش کرے۔ فرمایا:۔

"اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو"

"تحریک جدید" کے مالی جہاد میں شمولیت کی جو کم از کم شرط پانچ روپیہ اور پھر بعد میں حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کے ماتحت ہی دس روپیہ مقرر ہے وہ صرف اس غرض سے رکھی گئی ہے تا کہ غرباء یا بچے یا مستورات جن کی کوئی آمد نہیں ہوتی بھی اس میں شامل ہو سکیں اور جماعت کا کوئی طبقہ اس سے محروم نہ رہے اس اقل شرح (دس روپے) سے زیادہ دینے کی استطاعت رکھنے والوں کا دس روپے دے کر اس ذمہ داری سے اپنے آپ کو عہدہ برآ سمجھنا قربانی کی روح کے خلاف ہے۔ قربانی اس کو کہتے ہیں جو خدا کا قرب عطا کرے ظاہر ہے کہ استطاعت سے کم زور لگانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی نہیں کہلا سکتا۔ خلاصہ کلام یہ کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں اگر کوئی فرد سو روپیہ پیش کر سکتا ہے تو اس کو اسی قدر پیش کرنا خدا تعالیٰ کا قرب بنائے گا۔ اگر کوئی فرد ایک ہزار روپیہ پیش کرنے کی استطاعت رکھتا ہے تو اس کو اس سے ایک روپیہ کم پیش کرنا بھی سخت نامناسب ہوگا۔ کیونکہ اصل مقصود حصول رضائے الٰہی ہے جو کہ پوری استطاعت سے قربانی پیش کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ؎

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول

ان معروضات کی روشنی میں ہمیں اپنی اس قربانی کا جو وعدہ تحریک جدید کی صورت میں ہم اپنے مقدس امام کے حضور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پیش کر رہے ہیں اس کا پورے طور پر اخلاص اور ایمانداری کے ساتھ جائزہ لینا چاہیئے۔ اگر وہ ہماری استطاعت یا اس سے بڑھ کر ہے تو یقیناً ہم "تحریک جدید" جو کہ خدائی نعمت ہے کہ قدردان ہیں اور اس لئے ہم اس وعدہ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے مطابق ان کے بے شمار فضلوں کے وارث بنیں گے

اگر ہماری قربانی ہماری استطاعت سے کم ہے تو اس صورت میں ہم اس خدائی نعمت کے صحیح قدردان نہیں کہلا سکتے ایسی صورت میں ایک مخلص اور ایماندار احمدی کا ردِ عمل یہی ہونا چاہیئے کہ وہ فوراً اپنے امام کے حضور اپنی حقیقی استطاعت کے مطابق قربانی پیش کر دے کیونکہ ہم محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے سن چکے ہیں کہ:۔

"جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرے کہ اس کی زندگی کے تمام کاموں میں سے سب سے اہم کام تبلیغ اور اشاعتِ اسلام ہے۔

ارشاد حضرت المصلح الموعودؓ

حرفِ آخر

بعض اوقات انسان قبض کی حالت میں ہوتا ہے اُس وقت وہ اپنی صحیح حیثیت متعین نہیں کرتا بلکہ چھوٹی سی قربانی پر قناعت کر بیٹھتا ہے۔ یا قربانی سے بالکل منہ موڑ لیتا ہے ایسے وقت کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

فرمایا:۔

"بعض اوقات انسان اپنی کمزوری کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے اگر تم قربانی کے لحاظ سے کمزور ہو تب بھی یہ دیکھ کر کہ اس وقت اسلام و احمدیت کو تمہاری قربانی کی ضرورت ہے تم بناوٹ کے طور پر اکڑ کر چلو۔ گو تم دلی طور پر اس قربانی پر خوش ہو گے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت ہے اس لئے تمہارا قبض سے قربانی کرنا جو بظاہر ایک گناہ ہے تمہارے لئے نیکی سے بڑھ کر ثواب کا موجب ہوگا جو کام آج تم نے قبض سے کیا ہے آئندہ تم بشاشت سے کرو گے کیونکہ ہر نیکی دوسری نیکی کی پیش خیمہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بشاشتِ ایمان کے ساتھ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اپنے حضور شرفِ قبول بخشے۔ آمین۔

نصاب امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول

مجلس انصار اللہ کے منظور شدہ لائحہ عمل کے مطابق سہ ماہی اول کے امتحان کے ۲۲۔ امان/مارچ برائے ربوہ اور ۲۹ امان/مارچ برائے بیرونجات کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں اور اس امتحان کا نصاب حسب ذیل مقرر ہوا ہے۔ مجالس کو چاہیئے کہ اس کے مطابق انصار کو امتحان کی تیاری کروا دیں۔ اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ انصار اس امتحان میں شامل ہوں۔

نصاب معیار اول

(۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۵ نصف اول

(۲) آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کا ترجمہ اور اس سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استدلال۔

معیار دوم

:۔ معیار دوم کے لئے قرآن کریم کے ترجمہ کی بجائے ناظرہ قرآن کریم یا قاعدہ یسرنا القرآن باقی نصاب وہی ہوگا جو معیار اول کے لئے مقرر ہے۔ البتہ امتحان زبانی ہوگا اور مقامی طور پر لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ آپ کی مجلس کے جتنے اراکین امتحان میں شامل ہو رہے ہیں اُن کی تعداد سے براہ کرام جلد مرکز کو اطلاع دی جائے تاکہ اُس کے مطابق پرچہ سوالات بھجوا دیئے جا سکیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قائدینِ خدام الاحمدیہ چندہ سالانہ اجتماع بھی تدریجی بجٹ کے مطابق ماہ بماہ مرکز کو ارسال کرتے رہیں۔" (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی سربراہوں کی تاریخی کانفرنس لاہور میں شروع ہو گئی

پاکستان کے صدر۔ وزیراعظم اور لیبیا کے صدر قذافی اور شام کے صدر حافظ الاسد کا کانفرنس سے خطاب

لاہور ۲۳ فروری۔ کل شام کو پنجاب کے اسمبلی ہال میں دنیا بھر کے قریباً تمام اسلامی ممالک کے سربراہوں اور راہنماؤں کی اہم اور تاریخی کانفرنس شروع ہو گئی۔ نمائندوں کی اتفاق رائے سے پاکستان کے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس امر پر زور دیا کہ مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ عربوں کے تمام مقبوضہ علاقے خالی کئے جائیں۔ بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کیا جائے اور فلسطینیوں کے حقوق بحال کئے جائیں۔ آپ نے کہا بیت المقدس کو اس مسئلہ میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے ان شہداء کو خراج تحسین ادا کیا جنہوں نے عرب اسرائیل جنگ میں عربوں کے موقف کی تائید میں اپنی جانیں قربان کیں۔ آپ نے کہا پاکستان عربوں کے موقف کا زبردست حامی ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے ہر موقع پر اپنے عرب بھائیوں کی بھرپور مدد کی ہے۔

کانفرنس سے پاکستان کے صدر جناب فضل الٰہی چوہدری نے بھی خطاب کیا۔ بیرونی اسلامی ممالک کے سربراہوں میں سے شام کے صدر حافظ الاسد اور لیبیا کے صدر کرنل قذافی نے بھی تقاریر کیں۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ تمام اسلامی دنیا متفق ہو کر اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرے گی۔ صدر معمر قذافی نے پاکستانی عوام کو خراج تحسین ادا کیا۔

جب افغانستان کے نمائندے نے کانفرنس میں بغیر نام لئے پاکستان پر اشارۃً نکتہ چینی کی تو مصر کے صدر سادات اور الجزائر کے صدر بومدین نے اس پر سخت ردِ عمل کا اظہار کیا اور اس امر پر زور دیا کہ کانفرنس میں اسلامی ممالک کے باہمی اختلافی مسائل کا قطعاً ذکر نہیں آنا چاہیئے۔ جب وزیراعظم بھٹو نے افغان نمائندے کی تقریر کے متعلق اپنے جوابی حق کو استعمال نہ کرنے کا اعلان کیا تو جملہ نمائندوں نے اس اعلان کا پُرجوش انداز میں خیر مقدم کیا۔ آج ۲۳ فروری کو کانفرنس کے تین اجلاس ہوں گے جن میں سے دو خفیہ ہوں گے۔ کانفرنس ۲۴ فروری تک جاری رہے گی۔

شیخ مجیب الرحمن آج لاہور پہنچ رہے ہیں

ڈھاکہ ۲۳ فروری۔ گزشتہ رات بنگلہ دیش کی وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ پاکستان اور بنگلہ دیش نے ایک دوسرے کی حکومتوں کو باضابطہ طور پر تسلیم کر لیا ہے اس لئے آج بنگلہ دیش کا ایک وفد شیخ مجیب الرحمن کی قیادت میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے لاہور روانہ ہو رہا ہے۔ اس وفد کو لانے کے لئے الجزائر کے صدر کا ذاتی طیارہ ڈھاکہ جا رہا ہے۔

پاکستان نے بنگلہ دیش کی حکومت کو تسلیم کر لیا

وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کا اعلان

لاہور ۲۳ فروری۔ کل ۲۲ فروری کو سوا چار بجے شام پاکستان کے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے حکومت پاکستان کی طرف سے بنگلہ دیش کو باضابطہ طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس تاریخی موقع پر جبکہ تمام اسلامی ممالک کے سربراہ ہمارے درمیان موجود ہیں ان کے ہمدردانہ مشورہ کے مطابق غم بھرے دل کے ساتھ بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ پاکستان اور مسلمانوں کے بہترین مفاد میں ہوگا۔ اس کے ذریعہ ہم پھر اپنے مشرقی پاکستانی بھائیوں کے قریب ہو جائیں گے۔ امید ہے کہ کل تک بنگلہ دیش کے نمائندوں کا وفد اسلامی سربراہوں کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے لاہور پہنچ جائے گا اور اس طرح اس کانفرنس میں بنگلہ دیش کے سات کروڑ مسلمانوں کو بھی نمائندگی حاصل ہو جائے گی۔

ضروری اعلان برائے مربیان و معلمین و انسپکٹران بیت المال آمد سلسلہ عالیہ احمدیہ

جملہ مربیان و معلمین و انسپکٹران بیت المال آمد سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی انتخابی رپورٹیں (یکم مئی ۱۹۷۴ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء) حسب قواعد کروا کر بھجوائیں۔ اکثر انتخابی رپورٹیں اُن ہدایات کے مطابق موصول نہیں ہو رہیں جو اُن کی خدمت میں بصورت چٹھی بھجوائی جا چکی ہیں۔ یہ انتخابی رپورٹیں نامکمل ہوتی ہیں اور انہیں مکمل کروانے کے لئے کافی وقت ضائع کرنا پڑتا ہے۔

براہِ مہربانی نظارت ہذا کی چٹھی میں مطبوعہ ہدایات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں اور انتخابی رپورٹ بھجواتے وقت جملہ ہدایات کا شق وار تجزیہ کر لیا کریں۔ آپ کی تھوڑی سی توجہ سلسلہ کے بہت سارے اور نہایت ہی قیمتی وقت کو بچا سکتی ہے۔ نیز اس امر کی خاص طور پر تصدیق کیا کریں کہ جملہ منتخب شدہ عہدیدار قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ اسی طرح ہر انتخاب کروانے والا شخص بھی اس امر کی ضرور تصدیق کیا کرے۔

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اعلانِ نکاح

میرے برادر نسبتی مکرم محمد نسیم صاحب محمود بی۔اے ابن مکرم حکیم محمد رشید صاحب آف گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ محترمہ رشیدہ راشد صاحبہ بی۔اے، بی ٹی بنت مکرم شیخ راشد احمد صاحب ربوہ سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے ۱۵ فروری ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد محمود ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث رحمت و برکت بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد عیسیٰ ظفر احمد نگر ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب آف مراڑہ ضلع سیالکوٹ ۲۰ فروری ۱۹۷۴ء کو ۴ بجے صبح لاہور میں اپنے داماد مکرم محمد اکرم صاحب منہاس کے ہاں بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ مرحوم جنرل اختر حسین صاحب ملک مرحوم کے خسر تھے۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(شمشاد احمد ملہری شیخوپورہ)

آج اتوار ہے
دانتوں کے معائنہ کا دن

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں
مسوڑھے خراب ہوں تو "پائیوریا کیور" -/۱۰ روپے
دانتوں میں گھن وغیرہ ہو تو "کیریز کیور" -/۱۰ روپے
دانت درد ہو تو "ٹوتھ کیور" -/۲ روپے

فوری اور مستقل علاج

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

ضرورت سیلزمین

ہمیں اپنی ایجنسی فرم کے لئے کچھ سیلزمین رکھنے مقصود ہیں جو دیانتدار اور محنتی ہونے چاہئیں۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک تین بجے بعد دوپہر شاہد کلاتھ ہاؤس رحمت بازار ربوہ پر تشریف لا کر بالمشافہ ملاقات کریں۔

ایس بی۔ احمد معرفت شاہد کلاتھ ہاؤس۔ رحمت بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴